



30894
1954

استفتاء ۱

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں؟

کہ اسلام میں جس چیز کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی ہے اسکے لیے شرعی ضوابط بھی مقرر ہوتے ہیں۔ جیسے نکاح، حدود، عقود اور سہادت وغیرہ۔

موجودہ دور میں ووٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ حالانکہ اس میں مندرجہ ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ اثر ووٹ ایک سہادت کے درجہ میں ہے تو سہادت کے بارے میں ایک مرد کی تو ایسی دو عورتوں کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ موجودہ ووٹ سب کا یکساں مانا جاتا ہے۔

۲۔ ووٹ جو تہہ جمہوری نظام کا بنیادی حصہ ہے۔ اور جمہوری نظام ایک کنفی نظام معلوم ہوتا ہے۔ بوجہ قانون الہیہ پر عمل کرنا بھی اسمبلی میں یا ک کرانے کا محتاج ہے۔ گویا کہ اس میں اللہ کا قانون قابل عمل ہونے میں ایک ہندہ کے دستخط کا محتاج ہے یعنی اس طرح اللہ کی حاکمیت ان اسمبلیوں کے یا ک کرنے کی محتاج ٹھہری۔ لہذا یہ اعانت علی الکفر ہے۔ اور یہ ولا تعادوا لوالی اللہ والعدوان الخ کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

ازراہ کرم ووٹ اور جمہوریت کی شرعی حیثیت مندرجہ بالا استکالات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیلاً واضح فرما کر ممنون فرمائیں۔

۳۔ اور مزید یہ بھی واضح فرمادیں کہ کسی غلط نظام کا حصہ بنکر ہم اسکو درست کیا جاسکتا ہے؟ جیسے کہ جمہوریت کا حصہ بنکر اسکو درست کرنے کی کوشش کرنا کیونکہ اسلام کا اصل قانون تو خلافت ہے حالانکہ مروجہ جمہوریت نظام خلافت کے سراسر متضاد ہے اور اس نظام کی تائید اور ترویج کی کوشش بظاہر نظام خلافت کو پس پشت ڈالنا ہے۔ نیز نظام خلافت کے نفاذ کی کوشش کو

جاری ہے۔

طاق نسیاں میں ڈال کر اصالۃً جمہوریت کو اختیار کرنا
اور (ووٹ کی صورت میں) اس نظام میں شمولیت کو
لازم اور واجب قرار دینا۔۔۔ آیا یہ درست ہے اور
کیا اس طرح نظام خلافت کو نافذ کیا جاسکتا ہے؟

ازراہ عنایت جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔
فجزاکم اللہ خیرا و احسن الجزاء

والسلام

محمد احسن

P.E.C.H.S سوسائٹی

کراچی

PH: 0344 : 250 4560



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔ ووٹ بذات خود شہادت نہیں بلکہ یہ شہادت کی طرح ہے۔ جس طرح شہادت میں گواہ کسی چیز کا دعویٰ کرنے والے شخص کے حق میں گواہی دیتا ہے اسی طرح ووٹ کے موجودہ نظام میں بھی انتخابات کے لئے کھڑا ہونے والا امیدوار شخص دو چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ اس کام کو انجام دے گا اور اس کو ووٹ دینے والا شخص امیدوار کے متعلق ان دونوں دعوؤں پر گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت رکھتا ہے اور دیانتدار و امانتدار بھی ہے اور اس کو شہادت قرار دینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ یہ من کل الوجوہ شہادت ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ شہادت کے مشابہ ہے اور تشبیہ میں من کل الوجوہ شبہت کا پایا جانا ضروری نہیں بلکہ کسی ایک چیز میں شبہت پائی جانے سے بھی تشبیہ ثابت ہو جاتی ہے۔

رہی یہ بات کہ موجودہ دور میں ایک عورت کا ووٹ ایک آدمی کے برابر مانا جاتا ہے تو اس برائی کی وجہ سے ووٹروں کے لئے خائن آدمی کو ووٹ دینا یا اپنا ووٹ چھپا رکھنا درست نہیں ہو گا کیونکہ صحیح آدمی کو ووٹ نہ دینے کا نقصان پوری قوم پر آئے گا لہذا ووٹ کے لئے اپنی استطاعت کی حد تک امانت دار اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ضروری ہے اور ایسا کرنے سے وہ اپنی ذمہ داری کی سے بری ہو جائے گا۔

(۳۱۲)۔۔ جمہوریت کے موجودہ نظام میں یقیناً بہت ساری خرابیاں ہیں لہذا جمہوریت کو اپنے تمام تصورات کے ساتھ برحق سمجھنا عہد حاضر کی بدترین گمراہیوں میں سے ہے اور ایسے لوگوں کو شرعی طور پر گمراہ کہا جائے گا لیکن اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور اس کے فیصلوں کو قرآن و سنت کے تابع قرار دے تو اس کو کفر یا گمراہی نہیں کہہ سکتے مگر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ جمہوریت کو جوں کاتوں تسلیم نہیں کرتا بلکہ اسے قرآن و سنت کے تابع بنا کر قبول کرتا ہے۔

اور چونکہ آج کل کے دور میں نظام خلافت قائم نہیں ہے اور نظام جمہوریت کا غلبہ ہے اس لئے آج کل کے دور میں ضروری ہے کہ اپنی استطاعت کی حد تک نظام خلافت کے نفاذ کی کوشش کی جائے لیکن جب تک نظام خلافت نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک نظام جمہوریت میں شامل ہو کر اسلام اور شعائر اسلام کی حفاظت کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے، ورنہ اگر ایسے نازک حالات میں جبکہ لوگ مغربیت پسند ہو رہے



ہیں اسلام پسند لوگ جمہوریت میں حصہ نہیں لیں گے تو صرف مغرب پسند لوگوں کے نمائندے سامنے آئیں گے اور ایسے لوگوں کا قوم پر مسلط ہو جانا یقیناً اسلام کے حق میں زیادہ خطرناک ثابت ہو گا۔

اسی خطرے کے پیش نظر نظام خلافت کے نفاذ کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ تقلیل شر کے لئے جمہوریت میں حصہ لینا بھی ضروری ہے اور قاعدہ یہی ہے کہ اگر دو مفاسد جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک کا نقصان زیادہ اور دوسرے کا کم ہو تو آہوں ابلتین پر عمل کرتے ہوئے کم نقصان والی صورت کو اپنانا ضروری ہے، لہذا آج کل کے دور میں بھی چونکہ جمہوریت کو چھوڑ دینے کا نقصان زیادہ ہے اس لئے اس میں حصہ لے کر اسلام کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

نیز اگر کوئی نظام خلافت نافذ ہونے تک اسلام کی حفاظت کی غرض سے جمہوری نظام اور ووٹ میں حصہ لے گا تو اس کا یہ فعل تعاون علی المعصیۃ نہیں بلکہ تعاون علی البر ہو گا اور ان شاء اللہ اسلام کو زندہ کرنے، اور اس پر فتن دور میں اسکی حفاظت کرنے کی نیت سے بہتر نمائندوں کے انتخاب میں حصہ لینا ثواب

کا باعث بھی ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد بلال
محمد بلال عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۷ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ
۲۰۱۳/۵/۸

الجواب صحیح
اصغر علی رضوی
۲۷ جمادی الثانی
۱۴۳۳ھ
الجواب صحیح



محمد
۲۷ - ۶ - ۱۴۳۳ھ